سید کاشف گیلانی

یادِ رفتگاں

کتنے ہی لوگ شہرِ خموشاں میں کھو گئے
دنیا میں کب پلٹ کے وہ آئے ہیں جو گئے

ہر لمحہ ان کی یاد ستاتی ہے کس لیے
جو لوگ اس جہاں سے ہیں کہنے کو تو گئے

سو بار نہ رونے کا تہیہ کیا مگر
کچھ حادثے بلا کے یہ آنکھیں بھگو گئے

جب سچ کہا تو غیر کا شکوہ میں کیا کروں
اپنے ہی میری راہ کی دیوار ہو گئے

دریا میں کشتیوں کو نہ طوفاں میں ڈالتے
کیسے وہ ناخدا تھے سفینے ڈبو گئے

بیٹھا ہوں انتظار میں آئیں گے میرے دوست
بربادیوں کے ذکر پہ دشمن تو رو گئے

چلتے تھے زندگی میں جو مخمل کے فرش پر
جب موت آگئی تو زمیں پر ہی سو گئے

کاشفؔ نہ زندگی کا میں ادراک کر سکا
کل آئے تھے دنیا میں جو دنیا سے ہو گئے